

154850-بدعت "شب براءت" [شعبانیہ]

سوال

شب براءت کیا ہے؟ جنوبی ایشیا کے اکثر مسلمان اس رات کو جشن مناتے ہیں۔

پسندیدہ جواب

کچھ مسلمان نصف شعبان کے دن روزہ، اور رات کو قیام کرتے ہوئے شب بیداری کا اہتمام کرتے ہیں، اس بارے میں ایک حدیث ہے، جو کہ صحیح ثابت نہیں ہے، اسی لئے علمائے کرام نے اس رات کی شب بیداری، اور جشن کو بدعت شمار کیا ہے۔

شاطبی رحمہ اللہ کستہ میں :

"جے شریعت کے مقابلے میں گھڑا جائے" بدعت "دین میں اسی خود ساختہ طریقے کا نام ہے، جس پر عمل کرتے ہوئے عبادت الہی میں مبالغہ مقصود ہوتا ہے۔۔۔ پچانچہ اسی بدعت میں عبادت کی خاص کیفیت، اور انداز بھی شامل ہوتے ہیں، مثال کے طور پر بیک آواز اجتماعی طور پر ذکر کرنا، یوم میلاد النبی کو عید شمار کرنا وغیرہ سب بدعت شمار ہوتے ہیں۔

اسی طرح کچھ عبادات کو شرعی نصوص کے بغیر خاص اوقات کے ساتھ مختص کرنا، مثلا: نصف شعبان کا روزہ اور رات کو قیام کرنا بدعت میں شامل ہیں "انتہی"

"الاعظام" (37-1)

محمد عبد السلام شفیری کہتے ہیں :

"امام فتنی" مذکورة الموضوعات "میں کہتے ہیں کہ : نصف شعبان کی رات کلیئے اسجاد کردہ بدعتات میں "ہزاری نماز" بھی ہے جس میں سورکعت دس، دس رکعت کی شکل میں باجماعت ادا کی جاتی ہیں، اس نماز کا جمجمہ اور عید کی نماز سے بھی بڑھ کر اہتمام کیا گیا ہے، حالانکہ اس کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، سب یا تو ضعیف ہیں یا پھر خود ساختہ ہیں، اگرچہ ان روایات کو "وقت القلوب" یا "ایاء علوم الدین" میں ذکر کیا گیا ہے تو اس سے دھوکہ نہیں کھانا چاہتے، اسی طرح تفسیر شلبی میں یہ کہا گیا ہے کہ یہی رات لیلۃ القدر ہے اس سے بھی دھوکہ نہیں کھانا چاہئے" انتہی

عرaci کہتے ہیں :

نصف شعبان کی شب ادا کی جانے والی نماز کے متعلق حدیث باطل ہے، ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

فصل : نصف شعبان کی رات دعا، اور نماز کے بارے میں حدیث :

(نصف شعبان کی رات میں قیام اور دن میں روزہ رکھو) اس حدیث کو ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، ابن ماجہ کے صاحب حاشیہ لکھتے ہیں : کتاب "الزواہ" میں ہے کہ اسکی سند ابن ابی بسرۃ کی وجہ سے ضعیف ہے، جس کے بارے میں امام احمد، اور ابن معین کہتے ہیں کہ : ابن ابی بسرۃ احادیث گھڑا کرتا تھا۔ انتہی

نصف شعبان کی رات بلا نیں ٹالنے، عمر درازی، اور لوگوں سے مستقیم ہونے کیلئے چھ رکعات نماز پڑھنا، اور انکے درمیان سورہ یاسین کی تلاوت اور دعا کرنا: یقینی بات ہے کہ یہ عمل بدعت ہے، اور اس میں سنت سید المرسلین کی خالق پائی جاتی ہے۔

"احیاء علوم الدین" کے شارح کہتے ہیں:

"متاخر صوفی حضرات کی کتب میں یہ نماز بہت مشور ہے، مجھے اس نماز اور نماز کی دعا کے بارے میں احادیث سے کوئی مستند دلیل نہیں ملی، ہاں یہ صوفی مشائیخ کا عمل ہے، جبکہ ہمارے کچھ احباب کا کہنا ہے کہ: مساجد وغیرہ میں مذکورہ راتوں کی شب بیداری کیلئے جمع ہونا مکروہ ہے۔"

نجم الغیطی بامجاجعات نصف شعبان کی رات قیام کے بارے میں کہتے ہیں:

"حجاز کے اکثر علمائے کرام نے اسے غلط قرار دیا ہے، جن میں عطاء، ابن ابی ملکہ، فقہائے مدینہ میں سے امام مالک کے تلامذہ شامل ہیں، ان سب نے ان تمام افعال کو بدعت کہا ہے، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرام سے اس رات بامجاجعات قیام بالکل بھی ثابت نہیں ہے"

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رجب اور شعبان کی نمازوں والی بدعاں قبیح قسم کی مسکر بدعاں ہیں۔۔۔ ایع" انتہی

ماخوذ از کتاب: "السنن والمبتدعات" ص 144

فقہ رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا گفتوں کرنے کے بعد کہا:

"عوام اس خود ساختہ نماز کے جانسے میں اتنی گرگٹی کہ کچھ لوگوں نے شب بیداری کیلئے کافی مقدار میں ایندھن ذخیرہ کیا، اس شب بیداری کی وجہ سے فتن و فجور پر مشتمل ایسے کام ہوئے جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا، حتیٰ کہ کچھ اویا نے کرام کو عذاب الہی کا خدشہ ہوا اور صحراؤں کی طرف دوڑنے لگے۔"

سب سے پہلے اس نماز کی ابتداء بیت المقدس میں 448 ہجری کو ہوئی تھی۔

زید بن اسلم کہتے ہیں:

ہمارے مشائیخ یا فقہائے کرام بھی بھی شب برات وغیرہ کی فضیلت کے متعلق توجہ بھی نہیں کرتے تھے۔

ابن دحیہ کہتے ہیں:

نماز [شب] برات کی تمام احادیث من گھڑت اور خود ساختہ ہیں، ان میں سے صرف ایک مقطوع ہے، اور جو شخص کسی ایسی روایت پر عمل کرے جسکا من گھڑت ہونا ثابت ہو چکا ہو، تو وہ شیطان کا چیلہ ہے" انتہی

ماخوذ از: "ہدیۃ المونعات" از فقہی: ص 45

مزید کہیں: "الموضوعات" ازاں ابجذبی (127/2) اور "المنار النیف فی الحیح والضعیف" ازاں قیم، ص 98، اور "الشوائد الجمیعۃ" از شوکانی، ص 51۔

کچھ لوگ "شعبانیہ" سے مراد شعبان کے آخری ایام مراد لیتے ہیں، اور انکا کہنا ہے کہ یہ دن کھانا پینا چھوڑنے کے دن ہیں، اس لئے ان ایام کو رمضان کے آنے سے پہلے پہلے کھانے پینے کیلئے فرصت سمجھتے ہیں، جبکہ کچھ اہل لغت نے یہ بھی کہا ہے کہ اصل میں یہ عادت میسا یوں سے لی گئی ہے، کیونکہ وہی اپنے روزوں کے نزدیک اسی طرح کی حرکتیں کرتے تھے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ :

شعبان میں کوئی جشن نہیں ہے، اور نہ ہی اسکے نصف یا آخر میں کوئی مخصوص عبادت ہے، جو کوئی بھی یہ کام کرتا ہے، وہ بدعت ہے۔

واللہ اعلم۔